



سوال

(50) غائب کا جنازہ پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ غائب کا جنازہ پڑھنا درست ہے یا نہیں اگر ہے تو بعد تین روز کے بھی جائز ہے یا نہیں۔ ینوا تو جروا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

غائب کا جنازہ پڑھنا جائز ہے اور یہی ہے مذہب امام شافعی اور امام احمد اور جمہور سلف کا اور تین روز کے بعد بھی جائز ہے کیونکہ تین روز کے بعد ناجائز ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے۔

((عن جابر بن عبد اللہ یقول قال النبی ﷺ قد توفی الیوم رجل صالح من الجیش فحملوا فصولا علیہ قال فصفنا فصلی النبی ﷺ ونحن صفون))

”نبی ﷺ نے فرمایا آج جسٹہ کا ایک نیک آدمی فوت وہ گیا ہے۔ آؤ اس پر نماز پڑھو ہم نے صفیں بنائیں اور رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی۔“

حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں۔

((استدل بہ علی مشروعیہ الصلوۃ علی المیت الغائب عن البلد وذلک قال الشافعی واحمد وجمہور السلف حتی قال ابن حزم لم یات عن احد من الصحابہ منہ قال الشافعی الصلوۃ علی المیت دعائہ وهو اذا کان ملففا یصلی علیہ فکیف لا یصلی وهو غائب او فی القبر بذلک الوجہ الذی یدعی لہ وهو ملفف انتہی))

”اس حدیث سے غائبانہ جنازہ پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔ امام شافعی احمد اور جمہور کا یہی مذہب ہے۔ ابن حزم نے کہا کسی صحابی سے غائبانہ جنازہ کی ممانعت ثابت نہیں امام شافعی نے کہا میت پر نماز اس کے لیے دعا ہے، جب وہ کفن لپٹا ہوتا ہے تو قبر کے اندر چلے جانے یا غائب ہونے کی صورت میں دعا منع کیے ہو جاتی ہے۔“

واللہ اعلم کتبہ محمد عبدالعزیز مرشد آبادی عفی عنہ ۲۱ شوال ۱۳۱۸ھ

(سید محمد نذیر حسین) (فتاویٰ نذیریہ جلد نمبر ۱ ص ۶۳۹)



حذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05 ص 91

محدث فتویٰ